بھارت جننی یک ہردے ہو!
(مادرِ ہند کی اولاد باہم متحد اور متفق ہو!)

ہندی دِوس

Hindi Divas

ہندی دوس یعنی

ہندوستان کی مشترکہ قومی زبان کا یادگار دن

۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ آزاد ہندوستان کی قومی زبان دیوناگری رسم الخط میں ہندی ہوگی۔ اس تاریخی فیصلہ کی یاد میں ہر سال ۱۴ ستمبر کو ہندی دوس منایا جاتا ہے۔ یہ رپورٹ اس موقعہ پر شائع کی گئی ہے!

ہندوستان کی قومی زبان راشٹر بھاشا

(مولانا ابو الکلام آزاد)

شائع کردہ
سیکریٹری۔ جموں و کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمتی سرینگر کشمیر
سرینگر ۲ نومبر ۱۹۶۳ء

Shri J. D. Zadoo, M.A. M.O.L., H.H.H.S.
President J. & K. Rashtra Bhasha Prachar Samiti, Srinagar.
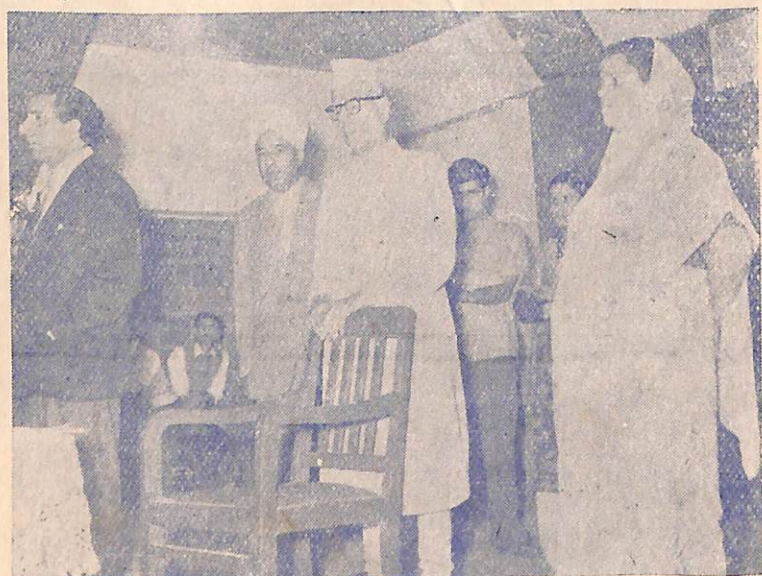
Hon'ble G. M. Rajpori Education Minister
delivering his presidential speech, highly appreciates the work of
Rashtra Basha Prachar Samiti, Branch J. & K. and assures the Samiti
of the fullest co-operation of the State Government.

ہندی، ہماری قومی زبان!

بھارت کی ایک مشترکہ قومی زبان ہونے کا کیا مقصد ہے؟
قومی زبان (ہندی) نے ہندوستان اور جموں و کشمیر میں اب تک کتنی ترقی کی ہے؟ —
ہندی سیکھنے سکھانے کیلئے سرکاری اور غیر سرکاری سطحوں پر عام لوگوں کو کیا کیا
سہولیات اور فائدے میسر ہیں؟ اب تک کتنے طالب علموں اور بڑی
عمر کے شہری پُرشوں نے ہندی کی جانکاری پیدا کی ہے اور اس کے معیاری
امتحانات پاس کئے ہیں؟ — اس قسم کی باتوں سے متعلق یہ مختصر سالانہ رپورٹ
پچھلے کئی سال سے ہم جموں و کشمیر کی جنتا کو بھینٹ کرتے آرہے ہیں۔ آج آپ
کے ہاتھوں میں رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۶۳ء پہنچاتے ہوئے ہمیں ایک گونہ
مسرت ہو رہی ہے کہ آج سے دس سال پہلے کشمیری عوام میں ہندی کے متعلق
جو غفلت اور بے پرواہی پائی جاتی تھی وہ اب قریب قریب ختم ہو چکی
ہے۔ اور کشمیری مرد، عورتیں، بچے اور بالغ سب دلی شوق سے ہندی سیکھ
رہے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ جہاں سال سنہ ۵۶ء میں
جموں و کشمیر کے ۱۶۶ امیدواروں نے راشٹر بھاشا کے معیاری امتحانات (جو
گورنمنٹ آف انڈیا اور پنجاب بنگال وغیرہ کئی ریاستوں نیز جموں و کشمیر یونیورسٹی
اور دیگر بڑے بڑے تعلیمی اداروں نے منظور کئے ہوئے ہیں)
پاس کئے، وہاں یہ تعداد سنہ ۱۹۶۳ء میں ۱۴۳۲ تک پہنچ گئی ہے۔ لوگ ہندی
جاننے اور سیکھنے کی ذاتی اور قومی ضرورت کو سمجھ گئے ہیں!

وزیرِ تعلیم جموں و کشمیر کے کلماتِ حق

۱۲ ر نومبر سنہ ۱۹۶۲ء کو سرینگر میں سالانہ راشٹر بھاشا دِوس (قومی زبان کا یادگار دِن)
کے پبلک جلسہ کی صدارت فرماتے ہوئے جموں و کشمیر کے وزیرِ تعلیم خواجہ غلام محمد صاحب
صادق نے فرمایا کہ "کشمیر میں زبان کے بارے میں کبھی کوئی تعصّب نہیں رہا
ہے۔ مشہور کشمیری عارف حضرت مخدوم صاحب کا وصیت نامہ عربی اور سنسکرت
دونوں زبان اور رسم الخط میں لکھا پایا گیا ہے۔ جہاں فارسی اور عربی
کے عالم ہندو ہوئے ہیں وہاں کتنے روحانی اور دینوی مسلمان بزرگوں نے
شاردا اور دیوناگری میں اپنے زریں کلمات کہے ہیں۔ کشمیریوں کو چوکنا رہنا
چاہیئے۔ جو غلطی مسلمانوں نے سر سید احمد خان کے وقت میں انگریزی
سے دور رہ کر کی، اس غلطی کو موجودہ وقت میں قومی زبان ہندی سے بے اتفاقی
بَرت کر دہرانا نہیں چاہیئے!"

مشترک راشٹر بھاشا (ہندی) کیوں؟

ہندوستان ایک بہت بڑا مُلک ہے کشمیر سے کماری تک اور پنجاب سے آسام
اور نیفہ تک ۔۔ اس کے علیحدہ علیحدہ حصوں میں الگ الگ کافی ترقی یافتہ
زبانیں مثل پنجابی۔ بنگالی۔ ملیالم، گجراتی، مراٹھی، ہندی بولی جاتی ہیں۔ اگر علیحدہ
علیحدہ ریاستوں میں رہنے والے لوگ صرف اپنی اپنی ریاستی زبان ہی استعمال
کریں، تو بنگالی جنتا اور مدراسی جنتا کا آپس میں کیونکر اشتراکِ عمل ہوگا مُلک کی
مضبوطی اور ترقی کے لئے؟ گجرات، مہاراشٹر، پنجاب، بنگال، مدراس
وغیرہ مختلف حصوں کے لوگ کیونکر ایسے اتفاق میں رہ سکیں گے کہ بھائی چارہ

اور محبت کے خیالات اور جذبات جاگزیں ہونگے جو اُن کو ایک دوسرے کے ساتھ مِل کر متحد ہو کر، ایک عظیم طاقت بنکر چین ایسے زبردست خطرہ کا مقابلہ کرنے کے قابل بنائیں۔ مدراس الگ ہو، مہاراشٹر الگ تو دونوں خطرہ کا آسان شکار بن سکتے ہیں لیکن دونوں ملکر خطرہ کو باسانی ہٹا سکتے ہیں۔ غرضیکہ تمام ملک کے متعدد پردیشوں کا اور اُن کی جنتا کا ہمہ یگیہ شیر شکر بنے رہنا زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، صرف باہمی فائدہ اور خوش حالی کا ہی ذریعہ نہیں! اور یہ مقصد صرف اس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ کہ تمام لوگ اپنی اپنی علاقائی یا صوبائی زبان کے علاوہ مشترک قومی زبان ہندی کا استعمال کریں!

دنیا بھر کے انسان ایک دوسرے کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کے آدرشوں اور اُمنگوں، تہذیب اور تمدن کو سمجھیں، آج اسکی زبردست ضرورت ہی محسوس نہیں کی جا رہی ہے بلکہ اس سمت میں زبردست کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ تجارتی معاہدوں کے ساتھ ساتھ دُنیا بھر کے ممالک تمدنی (کلچرل) معاہدے بھی کرتے ہیں۔ اپنے اپنے ممالک کی اعلےٰ ترین تصانیف، اعلےٰ ترین آرٹ کی چیزیں ایک دوسرے کو بھیجتے ہیں۔ سائنسدان، مُصنیف اور مُفکر ایک دوسرے کے مُمالک میں جاکر علم اور خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں ـــــ دُنیا کے ممالک ایکدوسرے کے قریب آرہے ہیں۔ ایک ملک، ایک قوم، اپنا مذہب "کا تنگدلانہ اور بزدلانہ نعرہ کمزور پڑتا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے قوموں اور مُلکوں کے درمیان چھوٹے مقاصد اور علاقائی مذہبی جنونوں کی خاطر جنگجوئی کے خلاف پیشبندی ہو رہی

ہے۔ بڑے بڑے ممالک کے ریڈیو اسٹیشن ہم ہندوستان والوں کو ہندوستانی زبان میں امریکہ، روس، انگلینڈ کی خبریں اور حالات سناتے ہیں اور ہندوستانی اسٹیشنوں سے بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ امریکی (اور دیگر ممالک کی) زندگی، ترقی اور روز روز کی جدوجہد سے متعلق ہندوستان میں کئی لٹریچر لوگوں کے ہاتھوں میں مفت پہنچایا جاتا ہے۔ اور ہند سرکار بھی دوسرے ممالک میں ایسا ہی کرتی ہے اس کوشش کو پراپیگنڈا کا سستا نام دے کر اس کی اہمیت کو کم کرنا غلطی ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک کے لوگ اس ملک کی زبان میں دوسرے ممالک کے خیالات، جذبات وغیرہ کو سن پڑھ کر زیادہ متمدن، زیادہ فہمیدہ اور وسیع دل بن سکتے ہیں۔ ان کی انسانی قدریں نشوونما پاتی ہیں اور ان کی انسانیت زیادہ سے زیادہ چمک اٹھتی ہے۔

ہندوستان کی الگ الگ ریاستوں کے باشندوں کی اپنی اپنی زبانیں مثلاً بنگالی، مراٹھی، گجراتی، تامل، کناڈی، کشمیری، اردو ہندی — یہ زبانیں بے شک اپنی اپنی جگہ اہم ہیں اور بے بہا دانائی، علم اور ادب کا خزانہ اپنے اندر سمائے ہوئی ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ تمام اہل ہندوستان کے لئے زندگی اور موت کا معاملہ ہے کہ ہم ایک مشترک قومی زبان ہندی کو پوری طرح جان لیں، جس سے تمام ہندوستان کے ساتھ ہمارے علمی ادبی، معاشی اور اقتصادی، تجارتی تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوں اور باہمی ترقی اور خوشحالی کے زیادہ سے زیادہ موقعے اور راہیں نکل آئیں۔ تمام اہل ہندوستان سکھ میں اور دکھ میں ایک دوسرے کا ساتھ دے کر ایسی مضبوط چٹان بن جائیں جس کے ساتھ ٹکرا کر تمام ہمارے دشمن پاش پاش
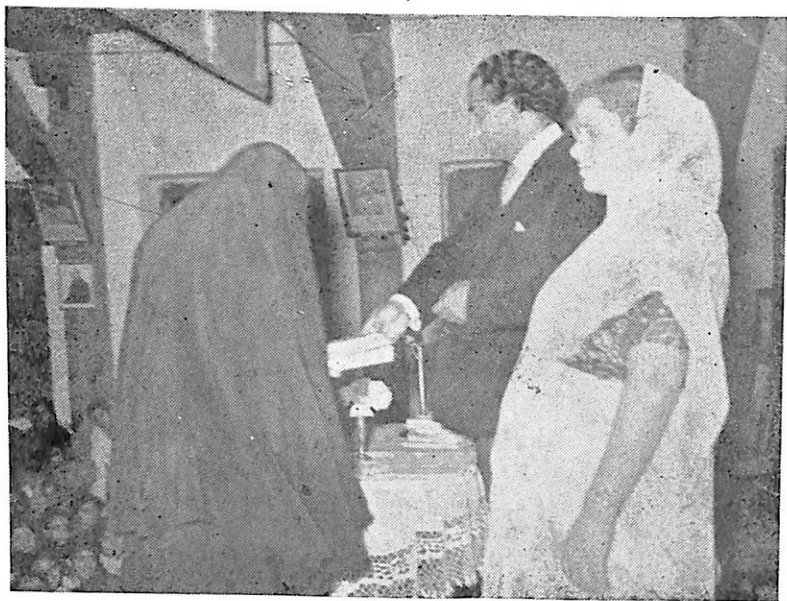
Hon'ble G. M. Rajpuri, Education Minister, giving away the prize to Mahbooba Jan Andrabi, for securing first position in Prathemic Examination of Rashtra Bhasha held in April 1960.

Amtul-Qayum Chesti, student Women's College, Srinagar, receiving prize from the Education Minister for her position in Hindi Essay Competition.

ہوجائیں۔ اس منتہائے مقصد (آدرش) کو کسی حد تک حاصل کیا گیا ہے اور آیندہ اور بھی زیادہ حد تک حاصل کیا جائیگا! اسے مہح بھارت جننی ایک ہردے ہے اور آیندہ بھی ہوگی!

گاندھی جی کے ایماء پر ۱۹۳۶ء میں راشٹر بھاشا پرچار

مشترک قومی زبان کے خیال کو آزادی کی آمد سے بہت پہلے ہی نئے ہندوستان کے معماروں نے خوب سمجھا تھا۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء میں ہی گاندھی جی کے ایماء پر راشٹر بھاشا پرچار سمتی وار دھا قائم کیگئی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اس کے پہلے پردھان تھے اور شری نہرو، شری پرشوتم داس ٹنڈن، شری سبھاش چندر بوس ایسے صف اول کے نیتا شروع شروع میں اس سمتی کے ممبر تھے۔ یہ مرکزی انجمن ہے۔ جو قومی زبان ہندی کی ترقی اور اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ اُمیدواروں کے راشٹر بھاشا امتحانات کیلئے نصابی کتب تیار کرتی اور چھپواتی ہے۔ ہندی کی طرح صبا تصانیف کے لئے انعامات دیتی ہے۔ اور ہندوستان کی تمام ریاستوں میں ریاستی راشٹر بھاشا پرچار سمتیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

مرکزی انجمن منظم واردھا کے اہم کام یہ ہیں:۔

(۱) ملک بھر میں ہندی سیکھنے والے اُمیدواروں کے لئے درجہ وار امتحانات کا بندوبست کرنا۔ اُمیدواروں کی ہندی کی جانکاری کی تصدیق کرنا۔ امتحانات ہند سرکار اور ریاستی سرکاروں نے منظور کئے ہوئے ہیں۔ ہندوستان سے باہر جاوا، سماٹرا، لنکا، برما، عدن، انگلینڈ میں بھی راشٹر بھاشا پرچار کیندر اور پرچارک کام کرتے ہیں۔

(۲) امتحانات کے لئے درجہ وار نصابی کتب تیار کروانا، اُن کا چھپوانا اور شائع کرنا۔ دیگر علمی و ادبی لٹریچر شائع کرنا۔ دو ماہوار رسالے شائع کرنا جو ہزاروں راشٹر بھاشا مرکزوں اور کارکنوں کو ایکدوسرے کے ساتھ ملائے

رکھتے ہیں۔

(۲) ملک بھر کی ریاستی راشٹر بھاشا پرچار سمیتیوں اور ان کے ماتحت چھوٹے بڑے مرکزوں کی تنظیم کی رہنمائی اور سعاونت کرنا۔ پرچارک اور دیگر کارکن مقرر کرنا

(۳) ہندوستان کے اعلیٰ ادیبوں کی عزت افزائی کرنا۔ ہر سال ہندی کے بہترین عالم و مصنف کو ۱۵۰۱ روپے کا "مہاتما گاندھی انعام" بھینٹ کیا جاتا ہے۔

پرچار کی خصوصیت، مذہبی، سیاسی لاگ لپیٹ ندارد!

قومی زبان (ہندی) کے اس ملک گیر پرچار کی ایک زبردست خصوصیت یہ ہے۔ کہ سارا کام ہر قسم کے مذہبی، سیاسی لاگ لپیٹ سے بالکل مبرا ہے مرکزی انجمن اور پردیشیوں کی پرچار سمیتیاں مذہبی، سیاسی ناطرفداری کے اصول پر سختی کے ساتھ کاربند ہیں۔ چونکہ راشٹر بھاشا اس عظیم ملک کے کروڑوں عوام کی مشترک زبان ہے اور کسی خاص فرد، فرقہ مذہبی یا سیاسی گروہ کی زبان نہیں ہے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کے ٹکراؤ، تضاد، اختلاف یا کشاکشی یا مباحث کو کسی بھی صورت میں گھسنے یا سر نکالنے کا موقعہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس پہلو میں راشٹر بھاشا پرچار سمتی کو پوری کامیابی ہوئی ہے۔ جسکا ثبوت یہ ہے کہ ہر سال، سال میں تین بار تمام ملک کے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں راشٹر بھاشا ہندی پڑھنے سمجھنے اور اس کے امتحانات پاس کرتے ہیں۔

راشٹر بھاشا امتحانات

ہر سال تین بار یعنی فروری، اپریل اور ستمبر میں مرکزی راشٹر بھاشا پرچار سمتی واقع واردھا راشٹر بھاشا امتحانات کا بندوبست کرتی ہے۔ امتحانات کے پرچے مقرر کرتی ہے اور امتحانات کے لئے جانچ کی پرتال

بھی کرتی ہے ۔ یہ امتحانات پاس کرنے کے بعد اُمیدوار کو نہ صرف اپنی ہندی کی جانکاری پر بھروسہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اُس کی جانکاری کی مستند طریقے میں تصدیق کیجاتی ہے۔ تمام امتحانات حکومت ہند اور مختلف ریاستی حکومتوں سے منظور شدہ ہیں۔

امتحانات درجہ وار ہیں۔ مبتدی کے لئے نہایت آسان "پراتھمک"۔ اسکے بعد درجہ بدرجہ زیادہ قابلیت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ امتحانات کیا ہیں؟ فیس داخلہ کیا ہیں؟ نصابی کتب کے نام اور دام کیا ہیں؟ وغیرہ۔ اس تمام واقفیت کے لئے مہربانی کر کے اس رپورٹ کے خاتمہ پر ضمیمہ ۱ ملاحظہ فرمائیں

راشٹر بھاشا امتحانات کی اہمیت

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ راشٹر بھاشا امتحانات سے یہی نہیں کہ امیدوار کی ہندی کی جانکاری کی تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ اِن امتحانات کو حکومت ہند اور متعدد ریاستی سرکاروں نے بھی منظور کیا ہے۔ یہ امتحانات اس نظام کی ایک اہم کڑی ہے۔ جسکے تحت بھارتیہ آئین ساز اسمبلی کے فیصلہ کو (کہ ہندوستان کی قومی زبان ہندی ہوگی) عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔ چنانچہ ۔

۱، حکومت ہند کی ہوم منسٹری کے ایک حکم کے مطابق بیشتر ملازمین کے لئے سرکاری ملازمت حاصل کرنے یا ملازمت حاصل کرکے ملازمت میں مستقل ہونے یا ترقی پانے کے لئے ہندی کی کماحقہ جانکاری شرط رکھی گئی ہے۔ اگر ایسے ملازمین راشٹر بھاشا سمتی کا "کووِد" امتحان پاس کریں تو سرکاران کی ہندی کی قابلیت کو تسلیم کریگی۔ اور اُنہیں وہ مزید ہندی امتحانات پاس کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ جو ہوم منسٹری کے انتظام میں لئے جاتے ہیں

(۲) لگ بھگ اسی مفہوم و مقصد کے احکام حکومت ہند کے پنچاو، انفارمیشن و براڈکاسٹنگ، تعلیمات وغیرہ وزارتوں نیز آل انڈیا ریڈیو کے ملازمین کے لیے جاری کیے گئے ہیں۔

(۳) پنجاب، مہاراشٹر، گجرات، اتر پردیش، راجستھان، اڑیسہ، میسور، آسام اور بنگال کی ریاستی سرکاروں نے بھی اس قسم کے احکام جاری کر رکھے ہیں۔ جنکے مطابق "کووِد" یا دوسرے راشٹر بھاشا امتحانات پاس کیے ہوئے لوگوں کو ریاستی سرکار کی ملازمت کی خاطر دوسرے امتحانات پاس کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

(۴) کلکتہ یونیورسٹی کے ایسے امیدوار جو دوسرے مضامین کے ساتھ ہندی میں بھی بی۔ اے کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ وہ راشٹر بھاشا "کووِد" پاس کرنے پر ہندی ایم۔ اے کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(۵) ہندی ساہتیہ سمیلن پریاگ۔ راشٹر بھاشا کووِد اور راشٹر بھاشا رتن پاس کرنے والے امیدوار ہندی ساہتیہ سمیلن کے "مدھیما" اور ساہتیہ رتن امتحانات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

جموں و کشمیر یونیورسٹی کی منظوری

جموں و کشمیر کے تمام تعلیم یافتہ مرد، عورتوں، طلبا اور طالبات کے لئے یہ خاص مسرت کا مقام ہے۔ کہ جموں و کشمیر یونیورسٹی نے بھی (۱) راشٹر بھاشا کووِد کو یونیورسٹی کے رتن امتحان کے برابر اور (۲) راشٹر بھاشا رتن کو یونیورسٹی کے "بھوشن" امتحان کے برابر منظور کیا ہوا ہے۔ اس سے بہت سارے نوجوان لڑکوں لڑکیوں کے لیے راشٹر بھاشا امتحانات پاس کر کے زندگی میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے موقعے پیدا ہوئے ہیں۔ پچھلے ایک دو سال سے کتنے طالب علموں نے جو کووِد کا امتحان پاس کیے ہوئے تھے صرف انگریزی میٹرک پرچہ
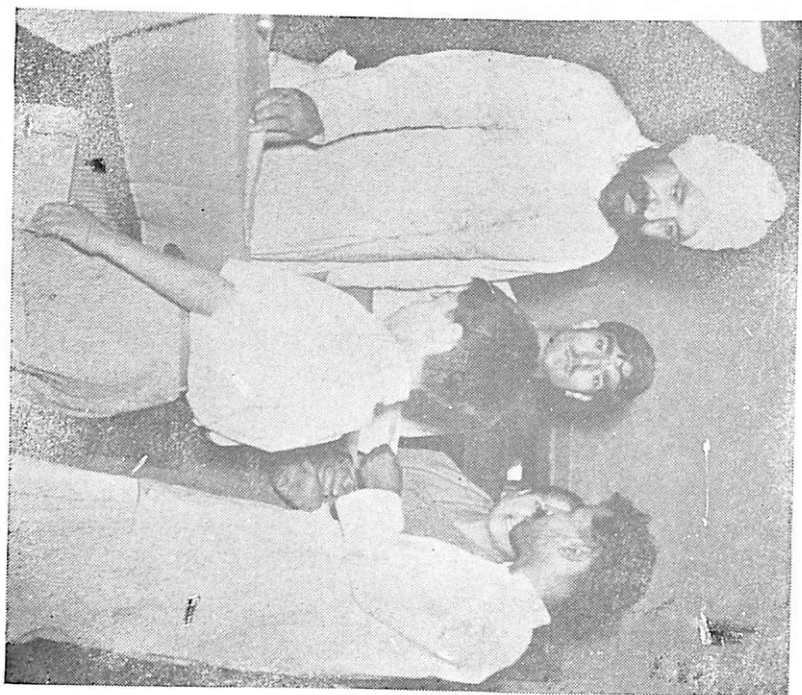
Shri Muzaffar Alaim Chesti, the youngest examinee of Rashtra Basha Examinations receiving a prize.
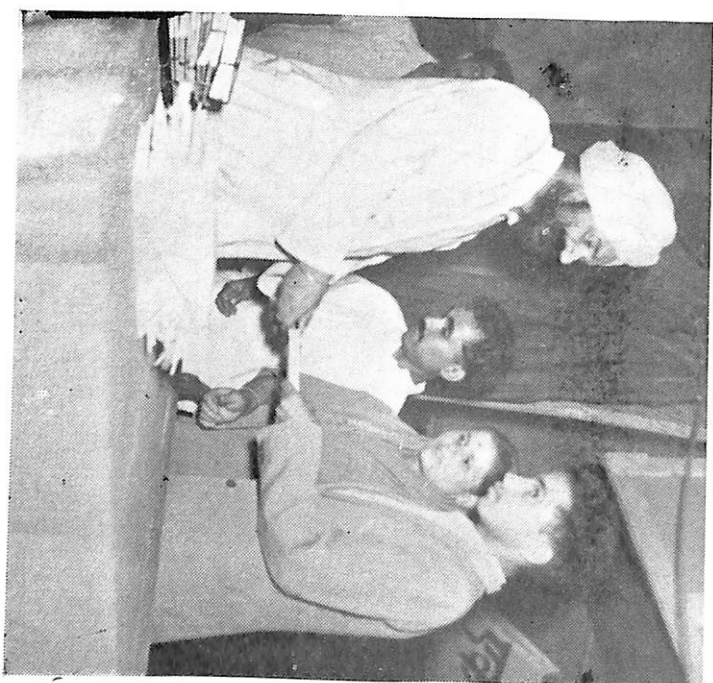
Shri Mairaj-ud-Din Khan of Srinagar, receiving the third prize.

میں شامل ہو کر پورا میٹرک امتحان پاس کیا۔

جموں و کشمیر میں راشٹر بھاشا پرچار کا کام

۱۔ جموں و کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمتی، سرینگر

یوں تو جموں و کشمیر میں راشٹر بھاشا پرچار کا کام گذشتہ بیس سال سے کم و بیش ہوتا آیا ہے۔ لیکن یہ کام باضابطہ طور پر ۱۹۵۶ء سے ہی شروع ہوا جب جموں کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمتی کا باضابطہ طور پر قیام عمل میں لایا گیا۔ اس دن سے لیکر آج تک اس انجمن کا کام روز بروز بڑھتا آیا ہے۔ اور سال ۱۹۶۲ء کے خاتمہ تک یہ کام بہت کچھ بڑھتا گیا۔ چنانچہ آج اس سمتی کے قریب چالیس مرکز ریاست کے تمام اہم شہروں، قصبوں اور گاؤں میں موجود ہیں جہاں مستعد اور تعلیمیافتہ بھائی بڑی محنت اور جانفشانی سے ہندی مفت پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ اور راشٹر بھاشا امتحانات سے متعلق اول تا آخر تمام ذمہ داریاں بڑی خوش اسلوبی سے نبھاتے ہیں (ان مرکزوں کے نام ضمیمہ ب میں اس رپورٹ کے خاتمہ پر درج کئے گئے ہیں)

گذشتہ ۸ سال میں جموں کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمتی کی کوشش سے جو کام کیا گیا ہے۔ اس کی زیادہ اہم مدیں حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جموں و کشمیر کے طول و عرض میں ۴۰ راشٹر بھاشا کیندر (مرکز) قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں خواہشمندوں کو ہندی مفت پڑھائی جاتی ہے۔ اور جہاں سال میں دو بار مختلف راشٹر بھاشا امتحانات لینے کا پورا پورا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اور امتحانات سے متعلق تمام ضروری معلومات بلا دریغ بہم کی جاتی ہیں۔

۲۔ راشٹر بھاشا امتحانات کی نصابی کتابیں اُمیدواروں کو اصل قیمتوں پر مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کتابوں کا سٹاک کافی سرمایہ لگا کر پہلے لگانا پڑتا ہے۔

۳۔ سینکڑوں غریب اور مستحق اُمیدواروں کو نصابی کتابیں مفت مہیا کی گئی ہیں۔

(۴) اُردو جاننے والے اُمیدواروں کی سہولیت کے لئے "اُردو ہندی پرائمر" تیار کروایا گیا جس کے مطالعہ سے قلیل مدت میں ہزاروں مرد عورتیں ہندی پڑھنا اور لکھنا سیکھ چکے ہیں۔ اس پرائمر کے پہلے ایڈیشن کی کئی ہزار کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ سال ۱۹۶۳ء میں بالکل جدید اور دلکش نیا ہندی پرائمر تیار کروایا گیا ہے۔ اسکی ۳ ہزار کاپیاں چھپوائی گئی ہیں۔ جو مفت تقسیم ہو رہی ہیں۔

(۵) جموں و کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمیتی ۶۳ء میں شام کے اوقات میں ہندی اور سنسکرت میں ایم۔ اے کلاسز کھولنے کی کوشش میں لگی ہے۔ اُمید ہے جلد ہی یہ کلاسز شروع ہو نگے۔

ہندی ٹائپ رائٹنگ کی تربیت کا انتظام!

(۱) ہندی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی خاطر گراں قدر لاگت پر نصف درجن ہندی ٹائپ رائٹر خریدے جا چکے ہیں۔ اور مستحق نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہندی شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ جماعتیں کھولی گئی ہیں۔ اُمیدواروں سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جائیگی۔

راشٹر بھاشا انعامات

(۷) پچھلے کئی سال سے ہندی میں مضمون لکھنے کا مقابلہ جاری کیا گیا ہے۔ بہترین مضامین لکھنے والوں کو درجہ دار نقد انعامات تقسیم کئے گئے۔ سال ۱۹۶۲ء میں ان انعامات پر کل سوا تین سو روپیہ خرچہ ہوئے۔ سال ۱۹۶۳ء میں اس مقابلہ کے لئے پانچ سو اٹھاون روپیہ رکھے گئے ہیں جو کامیاب امیدواروں میں ہندی دِوس کی شاندار تقریب میں تقسیم ہوئے ہیں۔

(۸) سال ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران جموں و کشمیر کے طول و عرض میں چالیس راشٹر بھاشا کیندروں میں کام کرنے والے اور اپنا قیمتی وقت بے لاگ طریقے میں راشٹر بھاشا کی سیوا میں لگانے والوں نیز ہندی کی دیگر سیوا کرنے والوں میں تین ہزار روپیہ حوصلہ افزائی کے لئے تقسیم کئے گئے۔ امید ہے ۶۴-۱۹۶۳ء میں اس الاؤنس میں کچھ اضافہ کیا جائیگا۔ الاؤنس تو بالکل حقیر ہے لیکن ان ادیبوں کا خلوص ہزار شکریہ کا مستحق ہے! البتہ مستحق صورتوں میں سیکھنے کے دوران ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

(۹) مسلمان امیدواروں کی حوصلہ افزائی کے لئے سال ۶۲-۱۹۶۱ء میں پندرہ پندرہ روپے کے تیس انعامات مستحق امیدواروں کو تقسیم کئے گئے۔ سال ۶۳-۶۲ء میں ۱۷۲ انعامات ۵،۱۷۵ روپیہ کے تقسیم کئے گئے۔ یہ انعامات نقدی کی صورت میں وزیر تعلیم، صادق صاحب نے اپنے ہاتھ سے تقسیم کئے۔

(۱۰) مختلف راشٹر بھاشا امتحانات میں اول، دوم، سوم رہنے والوں

میں سال سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء میں پانچسو روپیہ کے انعامات نقدی یا کتابوں کی صورت میں دئے گئے۔

راشٹر بھاشا پرچار اور حکومت جموں کشمیر کی حوصلہ افزائی

یوں تو راشٹر بھاشا (ہندی) کی ریاست جموں و کشمیر میں ترقی اور توسیع کے متعلق حکومت جموں و کشمیر کا وہی نظریہ ہے جو حکومت ہند کا سارے ہندوستان میں اسکی ترقی کے بارے میں ہے۔ یعنی حکومت جموں و کشمیر بھی مشترک قومی زبان کی ریاست میں ترقی پذیر ہونے کی دل سے خواہشمند ہے۔ تاہم اس بات کا ذکر خالی از دلچسپی نہیں، کہ چونکہ جموں کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمتی، سرینگر ایک غیر سرکاری اور پرائیویٹ انجمن ہے پھر بھی حکومت حتے الامکان اس کی ہندی کی ترقی اور توسیع میں سمتی کی حمایت اور حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس تعلق میں حکومت جموں و کشمیر کے منسٹر صاحبان اور اعلیٰ حکام نے وقتاً فوقتاً جو تاثرات ظاہر کئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک اقتباسات درج ذیل ہیں:-

کوئی رائے دو نہیں!

۱۔ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۵۸ء کو سالانہ "ہندی دوس" کے جلسہ میں صدارتی تقریر کے دوران ڈائریکٹر ایجوکیشن، خواجہ غلام احمد مختار صاحب نے فرمایا:-

"یہ بات باعث اطمینان ہے۔ کہ بہت سارے مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں نے اپنے ہندو بھائی بہنوں کے ساتھ ساتھ ہندی کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے اور انعامات حاصل کئے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ ہمارے یہاں زبان ہندی کے بارے میں کوئی دو رائے نہیں۔

یہاں اِس شک کو خوش اسلوبی کے ساتھ حل کیا گیا ہے۔ ہندی سارے ملک کی قومی زبان تسلیم کیگئی ہے۔ انگریزی غیر حکمرانوں کی نشانی ہے۔ جب ہم نے غیر ملکی زبان سیکھنے میں عار نہ کیا۔ تو اپنی قومی زبان سیکھنے میں کیونکر عار کر سکتے ہیں؟"

حکومت مدد دیگی!

۲۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے آخری ہفتہ میں راشٹر بھاشا پرچار سمتی کے "ریڈنگ روم۔ لائبریری" کی رسم افتتاح کے موقعہ پر اس وقت کے وزیر تعلیم سردار ہربنس سنگھ صاحب آزاد جو اس سال بھی وزیر تعلیم ہیں نے یوں ارشاد فرمایا:۔

"بھارت کے آئین میں ہندی کو راشٹر بھاشا کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلئے ہندوستان کے ہر پردیش سرکار کا فرض بنجاتا ہے کہ اس تعلق میں مناسب کارروائی کرے اور ساتھ ہی ساتھ راشٹر بھاشا کو آسان اور عام فہم بنائے۔ اب چونکہ بھارت سائنس میدان تیکنیکی علم میں ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے سائنسی و تیکنیکی بنیادی الفاظ کو مقبول عالمی صورت میں صیحہ و رکھنا چاہئے۔ مثلاً "ریڈیو" کو ہندی میں بھی "ریڈیو" ہی کہنا چاہئے اور اس کے لئے کوئی خاص ہندی لفظ تراشنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ خیر۔ حکومت جموں وکشمیر ہندی کی ترقی اور توسیع کیلئے خاص بندوبست کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اہم۔ اے ہندی کی کلاسیں کھولی گئی ہیں۔ جن میں دوسرے مضامین کی طرح تعلیم مفت ہے۔ ہندی کے متعلق جو ہند سرکار کی پالیسی ہے اسی پالیسی پر کشمیر سرکار بھی چل رہی ہے کشمیر میں ہندی پرچار

کا کام آگے بڑھتا جائیگا۔ جو سنستھائیں اس اہم فریضہ کو سرانجام دے رہی ہیں حکومت اُن کو مالی اور اخلاقی مدد دیگی"

لگن سے مگر بے لاگ طریقہ میں

۳۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۹ء کو "ہندی دوس" کی تقریب میں اُس وقت وزیر تعلیم سردار ہربنس سنگھ صاحب آزاد نے فرمایا۔

"مجھے عرصہ دو سال سے جموں وکشمیر راشٹر بھاشا پرچار سبھی کے کام کو دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ یہ سبھی بے لاگ طریقے میں بڑی لگن سے قومی زبان کی ترقی کا کام کر رہی ہے۔ حکومت اس اہم فریضہ کو سنبھالنے میں اس کی مناسب امداد کرنے کو تیار ہے"

ہندی قومی ایکتا کی مددگار!

۴۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۰ء کو سالانہ "ہندی دوس" کے بھاری عام جلسہ کی صدارت فرماتے ہوئے اُس وقت کے وزیر تعلیم میر غلام محمد راجپوری صاحب نے اظہار فرمایا:۔

"یقیناً قومی زبان کو پھیلانا ضروری ہے۔ ہندوستان بہت بڑا ملک ہے اسکی آبادی بھی ۴۴ کروڑ ہے۔ اسلئے جب تک ہماری مشترک قومی زبان نہ ہوگی۔ ملک کے تمام حصوں کے لوگ ایکدوسرے کو اور مشترک کلچر کو نہ سمجھ سکینگے۔ قومی زبان ہندی ہی ہو سکتی ہے۔ ایک زبان ہونے سے قومی اتحاد کو مدد ملتی ہے۔ ہمارے عظیم ملک ہندوستان کے اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنا ہر محب وطن کا فرض ہے۔ اور مشترک قومی زبان اس کام میں مددگار ہو سکتی ہے۔ میں جموں وکشمیر راشٹر بھاشا پرچار سبھی کے کارکنوں سے کہونگا۔ کہ اگر ان کو کوئی تکلیف پیش

آنے نہیں ہر طرح سے اُس کو دور کرنے میں مدد دونگا "

حکومت کشمیر خاطر خواہ امداد دیگی!

۵- ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۶۱ء کو ہندی ودس کے جلسہ میں صدارتی تقریر کے دوران وزیر تعلیم جموں وکشمیر نے فرمایا:-

"آئین ہند میں ہندی کو قومی زبان کا خاص درجہ دیا گیا ہے۔ ملک کے دیگر حصوں کے ساتھ ساتھ اس ریاست کے لوگوں کو بھی ہندی کی واقفیت پیدا کرنا ہوگی تاکہ وہ ملک کے تمام لوگوں کے ساتھ تجارتی، باہمی لین دین اور تمدنی تعلقات قائم کر سکیں اور اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنا سکیں۔ تاہم یہ ضروری ہے۔ کہ قومی زبان کو زیادہ سے زیادہ آسان، عام فہم اور مقبول عام بنایا جائے۔ جموں وکشمیر راشٹر بھاشا پرچار سبھا اُس کام کے لئے جو وہ اس ریاست میں کر رہی ہے مبارکباد کی مستحق ہے۔ اس سبھا کی طرف سے باضابطہ مطالبہ پیش ہونے پر یہ حکومت اسکی خاطر خواہ مدد کریگی!"

کشمیر کی روایات، زبان کا کوئی جھگڑا نہیں!

۶- ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء کو راشٹر بھاشا ہندی کی سالانہ تقریب میں وزیر تعلیم جناب صادق صاحب نے ارشاد فرمایا:-

"کشمیر کی تاریخ گواہ ہے۔ کہ یہاں تمدن یا زبان کے معاملے میں کبھی

جھگڑا نہیں رہتا ہے۔ جہاں ہندو بزرگ اور دھارمک لوگوں ہستیوں وغیرہ
نے عربی اور فارسی میں کمال پیدا کیا، وہاں مسلمان بزرگوں، عالموں
اور صاحبدل حضرات نے شاردا اور سنسکرت زبان اور رسم الخط
کا استعمال خوشی سے کیا۔ حضرت مخدوم صاحب کا وصیت نامہ جو ہمیں
حال ہی ملا ہے وہ دونوں عربی اور شاردا رسم الخطوں میں ہے۔ ایسی شاندار
روایات کے ہوتے ہوئے ہمارے یہاں ہندی کے معاملے میں کسی
متعصب کو جگہ نہیں۔ سر سید احمد خان کے وقت میں انگریزی سے
کنارہ کشی کر کے مسلمانوں نے نقصان اُٹھایا۔ اس غلطی کو موجودہ
وقت میں جہاں تک ہندی کا تعلق ہے۔ دہرانا بڑی غلطی ہوگی۔
لیکن مجھے اُمید ہے۔ کہ اب لوگوں میں کافی شعور پیدا ہوا ہے اور وہ ایسا
نہیں ہونے دینگے اور نہ ہی اپنے آپ کو ترقی کی دوڑ میں پچھڑنے دینگے!

جموں و کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سبھا کے سنٹروں کے نام معہ کیندر دیوستھاپک و پرچارک

نمبر شمار	نام سنٹر	نام کیندر دیوستھاپک	نام پرچارک
(۱)	لیہہ (لداخ)	Dr. S. T. PHUNSTOG ڈاکٹر ایس۔ ٹی پھین ساگ	شریمتی چونی دیوی
(۲)	بارہ مولہ	پروفیسر جگن ناتھ پنڈتا	ماسٹر سوتی لعل بنگرو
(۳)	ہندواڑہ	ماسٹر امر ناتھ وشنوی	×
(۴)	سوپور	پنڈت شام سندر شاستری	پنڈت شام سندر باچھیلہ
(۵)	بومئی سوپور	پنڈت پرشنکر ناتھ نارڈو	×
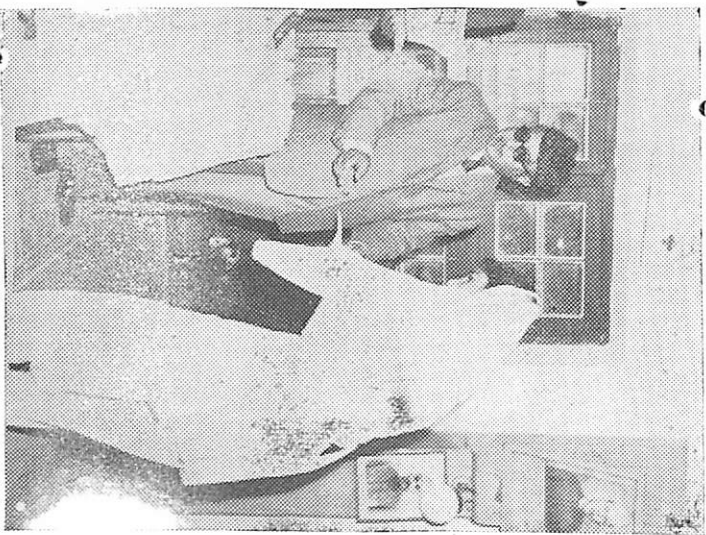
Nirja Rani Parimoo student Women's College Srinagar. Contributing the amount of prize awarded to her to the National Defence Fund.

Hon'ble G. M. Sadiq, Education Minister giving away special prize to Syed Mohd Akbar Jaipuri for securing 3rd position in R. B. Examination and answering in poetry.

نمبر شمار	نام سنٹر	نام کیندر دیو سنتھاپک	نام پرچارک
(۶)	صفاپور (سوناواری)	پنڈت	
(۷)	صفاپور (سوناواری)	پنڈت گوپی ناتھ شرما	×
(۸)	نوشہرہ بارہ مولہ	کوی راج جانکی ناتھ صاحب در	×
(۹)	پلہالن	ماسٹر پریم ناتھ صاحب	×
(۱۰)	اننت ناگ	ماسٹر جگن ناتھ صاحب	×
(۱۱)	مارتنڈ (مٹن)	ماسٹر نندلعل کھار، پنڈت بدری ناتھ صاحب شاستری	×
(۱۲)	نیگام کھندرو	پنڈت نیلہ کنٹھ رینہ	×
(۱۳)	ویری ناگ	جوتشی سری کنٹھ شرما	×
(۱۴)	اونترسو (دمانگری)	پنڈت سوہناتھ صاحب	پنڈت شیونارائن صاحب
(۱۵)	بیجبہاڑہ	پنڈت اوم کارناتھ جوتشی	×
(۱۶)	اچھن	ڈاکٹر شام لعل شرما	پنڈت درشن لعل شرما
(۱۷)	ساگام کوکرناگ	پنڈت جگرناتھ صاحب	×
(۱۸)	بٹہ یار ودیا بھون	شریمتی سوشیلا کول	پنڈت دینا ناتھ کول
(۱۹)	مہلا مہاودیالیہ بربرشاہ	کملادیوی	بھیکشوری
(۲۰)	نیشنل ہائی سکول کرن نگر	پنڈت شام لعل صاحب	پنڈت اوم کارناتھ کول
(۲۱)	رنگہ ٹینگ	پنڈت پریم ناتھ صاحب	پنڈت جیالعل صاحب
(۲۲)	مسلم گرلز مڈل سکول قلمدان پورہ	ماسٹر محمد صدیق صاحب	امیرہ بانو صدیقی

نمبر شمار	نام سنٹر	نام گیندر دیو سنتھاپک	نام پرچارک
۲۳	ڈی ۔ اے ۔ وی ۔ ایمراکدل	شری راداکرشن صاحب گنجو	اوم کارناتھ شاستری
۲۴	بچھانہ محلہ	پنڈت بلہ تھوی ناتھ رینہ	×
۲۵	بانہال جموں	ڈاکٹر رگھوناتھ صاحب جلالی	×
۲۶	کشتواڑ پونچھ وارہ	شری ملک غلام رسول صاحب	×
۲۷	پھلا واہ اچھرگام	شری رام چند پریہار	×
۲۸	راجندر پورہ جموں	شری دیواکر شرما	×
۲۹	کچی چھاونی جموں	پنڈت دوارکاناتھ شرما	×
۳۰	شیلہاں گنج اردو کالیج	حافظ علی محمد صاحب	×
۳۱	درباغ شالمار	شری دوارکاناتھ پنڈت	شری اوم کارناتھ
۳۲	داتھورہ	حکیم غلام قادر	
۳۳	ڈی ۔ اے ۔ وی ۔ رعناواری	شری جگن ناتھ صاحب ریلوے	
۳۴	گرلز ہائی سکول استھو	پڈی کماری بھان	
۳۵	وشوا بھارتی گرلز ہائی سکول	شری گوبند بٹ شاستری	
۳۶	کھریار	شری سوتی لعل صاحب	
۳۷	کنہ کدل	شری رام کرشن صاحب	
۳۸	سناتن دھرم ہائی سکول امیراکدل	ماسٹر رگھوناتھ در صاحب	شری سوم ناتھ

نمبر شمار	نام سنٹر	نام کیندر دیو ستھاپک	نام پرچارک
۳۹)	حضوری باغ	شری نیتر پال شاستری	×
۴۰)	وسنتا گرلز ہائی سکول	شری ترلوکی ناتھ صاحب بخشی	
۴۱)	جواہر نگر	شری جیالعل شاستری	
۴۲)	ترال	شری دینا ناتھ صاحب	
۴۳)	اورینٹل کالج	دوارکا ناتھ کلر	شری جگر ناتھ
۴۴)	ترہگام	شری سونی لعل بالا	×
۴۵)	داگام	شری امبر ناتھ	شری شیو جی رینہ
۴۶)	گنپت یار	شریمتی سوہنی جی	×
	زڈی بل	شری اکبر جے پوری	
	ایس۔ پی		
	ہائر سکنڈری سکول	ایم۔ این۔ جوتشی	

جموں و کشمیر راشٹر بھاشا پرچار سمتی سرینگر نے حسب دستور اس سال بھی (سال سمہ ۱۹۶۳-۶۴ء) ۵۵۸ روپے کے انعامات ۳۹ مضمون نویسوں کو مختلف مضمونوں پر دئے۔ اس غرض کے لیے ایک ججوں کی کمیٹی کا قیام زیر سرکردگی شری ایوب خان۔ لیکچرار پوسٹ گریجویٹ ڈیپارٹمنٹ آف ہندی کیا گیا۔ کمیٹی نے مندرجہ ذیل طلباء کو قابلیت کی بناء پر انعامات دینے کا اعلان کیا۔

کالج کے طلبا

۱) دینو دکمار الوک۔ ایس۔ پی۔ کالج سرینگر پہلا انعام ۵۰ روپے

(۲) شکھ ونت کور - گورنمنٹ وومن کالج سرینگر دوسرا انعام ۴ روپے
(۳) اروند گیگو ایس - پی - کالج سرینگر - تیسرا انعام ۳ روپے

سکولوں کے طلبا

(۱) روشن لعل - اسلامیہ سکول سری نگر پہلا انعام ۴ روپے
(۲) کماری پشپ سوری - ڈیوکی آریہ پتری پاٹھ شالہ دوسرا انعام ۳ روپے
(۳) کماری کملا ساہنی " تیسرا انعام ۲ روپے

کالج کے طلبا کے لئے پندرہ سپیشل انعامات بحساب ۲ روپے

(۱) کل بھوشن چوپڑا - ایس - پی - کالج - سرینگر -
(۲) راج کماری امبار دار " " "
(۳) نرجا پارسو وومن کالج سرینگر
(۴) شکھ جیت کور " " "
(۵) رویندر ناتھ ہاروں " " "
(۶) سریندر ناتھ ہاروں " ایس - پی - کالج
(۷) درگا پرشاد آتمہ " " "
(۸) مس اوشا کرن ریبہ وومن کالج اے اکرل سرینگر -
(۹) اندیم کول - ایس - پی - کالج - سرینگر
(۱۰) مس نن سی لابرو - وومن کالج - سرینگر -
(۱۱) معراج الدین خان - ایس - پی - کالج - سرینگر -

۱۲ رتن لعل کول - ایس - پی - کالج - سرینگر

۱۳، بشیر احمد بشر - ایس - پی - کالج - سرینگر

۱۴، نرائن کھجوریہ - جی - جی - ایم - سائنس کالج - جموں -

سکولوں کے طلبا کے لئے اٹھاراں سپیشل انعامات بحساب ۱۰ روپے

۱، سرجیت سنگھ گلی - برن ہال سکول - سرینگر

۲، ہرجیت سنگھ " " " "

۳، جے کشوری واتل - ودیا بھون سرینگر

۴، وجے کمار واتل - میڈیکل کالج "

(۵) بملا کماری - گرلز ہائی سکول رشیار سرینگر

۶، کشن سنگھ تھاپا - خالصہ ہائی سکول سرینگر

۷، رتن کماری منشی - آریہ گرلز ہائی سکول - کاٹھلی شہر سرینگر

۸، وینا کماری - مہلا مہا ودیالیہ - برزشاہ - سرینگر

۹، رام سروپ گپتا - درباغ - کھنہ در - ہارون - سرینگر -

۱۰، پوشکر ناتھ بٹ - ایم - ایل - ایچ - ایس - ترال کشمیر -

۱۱، پھولا کماری کا بجرو - گورنمنٹ - ایم - ایل - ایچ - ایس - بجبہاڑہ کشمیر

۱۲، شاما کو دختر تریلوکی ناتھ تنکو -

۱۳، شمبھو کشن - ودیا بھون - بٹہ یار سرینگر

۱۴، شمبھو لعل خیبری - ڈی - اے - وی - امیراکدل

۱۵، بھوشن لعل - نیشنل ہائی سکول سرینگر

۱۶، کنتی بھلالی - لل دید میموریل سکول سکینڈ - برج سرینگر

(۱۷) شفیع وازا - گورنمنٹ ایم - ایل - ایچ - ایس - ایس سوپر کیمنر

(۱۸) جوتسنا ڈولو - سی - ایم - ایس - گرلز ہائی سکول - سرینگر

راشٹر بھاشا سے متعلق کچھ اعداد و شمار

مرکزی راشٹر بھاشا پرچار سمتی، واردھا

امتحانات کے مرکز ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر ...	۴۴۷۴
منظور شدہ پرچارک (کارکن)	۷۶۹۰
ممتحن	۳۶۰۰
جنہوں نے اب تک راشٹر بھاشا کو "د" پاس کیا	۱،۶۵۱،۰۴۴
" " " "رتن"	۱۲،۱۳۹
تعلیمی مرکز اور سکول	۱۰۵۶
کالج	۳۵
سالانہ بجٹ	دس لاکھ روپے سے زائد

جموں و کشمیر میں

مراکز کی تعداد —————— ۴۰

منظور شدہ پرچارک

جنہوں نے اب تک راشٹر بھاشا امتحانات پاس کئے

لڑکے ——	۶۰۷۶
لڑکیاں ——	۵۰۰۹
غیر مسلم ——	۵۰۰۹
مسلم ——	۱۰۶۷

طلباء کی فہرست جنہیں راشٹر بھاشا پرچار سمتی کے مختلف امتحانات میں اعلیٰ پوزیشن حاصل ہوئی

پراتھمک ستمبر سنہ ۱۹۶۲ء

نمبر شمار	رول نمبر	نام	سنٹر	پوزیشن
۱	۲۳۶۶۷	آجے کمار زارو	امیرا کدل سرینگر	فسٹ
۲	۲۳۶۵۱	محمد صوفی	مہلا مہا ودیالیہ	سکنڈ
۳	۲۳۷۸۶	علی محمد صاحب	"	"
۴	۲۳۶۷۳	راجیندر کمار	امیرا کدل	تھرڈ
۵	۲۳۶۹۴	شمس الدین شاہ	"	"
		پرارمبھک		
۱	۴۸۸۰۴	رتن لال غریب	سوپور کشمیر	فسٹ
۲	۴۸۸۴۹	دوراجی بٹھ	امیرا کدل	سکنڈ
۳	۴۸۸۷۰	سید محمد اکبر جے پوری	جڈی بل	تھرڈ
		پرویشکا		
۱	۴۲۲۷۸	دتاتری کاشی ناتھ	بھانہ محلہ	فسٹ
۲	۴۲۲۱۴	گوپی ناتھ مٹو	واتھورہ کشمیر	سکنڈ
۳	۴۲۲۶۸	پیاری رینہ	چوندہ پورہ سرینگر	تھرڈ
		پریچے		
۱	۲۰۷۴۸	پریملا مٹو	واتھورہ کشمیر	فسٹ
۲	۲۰۷۳۴	گوپال کرشن آنند	اننت ناگ کشمیر	سکنڈ
۳	۲۰۷۳۷	پریم [سران] ناتھ کول	دریا باغ شالیمار	تھرڈ
		اپریل سنہ ۱۹۶۳ء - شیکشن		
۱	۱۶۹۸۹	عبدالرشید راتھر	ڈی-اے وی امیرا کدل	فسٹ
۲	۱۶۹۳۸	بیجے خزانچی	وسنتا گرلز ہائی سکول	سکنڈ

نمبر شمار	رول نمبر	نام	سنٹر	پوزیشن
۳	۱۷۰۰۷	سلیمہ بانو	مسلم گرلز مڈل سکول قلمدان پورہ	تھرڈ
۴	۱۶۹۳۷	سنتوش کماری ترچھل	وسنتا گرلز ہائی سکول سرینگر	تھرڈ
۵	۱۷۰۶۹	کیمل بقایا	ہندی پرچار سبھا سرینگر	تھرڈ
۶	۱۷۰۷۶	شبن لال تکو	بڑی یار - بالا سرینگر	تھرڈ
		پرارمبھک		
۱	۳۴۰۴۱	شبن کشن کلا	باغ دلاور خان	فسٹ
۲	۳۴۰۱۷	ونود کمار ملھوترہ	ڈی-اے-وی امیراکدل	فسٹ
۳	۳۶۲۲۹	شام لال لدّو	نوشہرہ بارہ مولہ	سکنڈ
۴	۳۴۰۱۴	اجے کمار زارو	ڈی-اے-وی امیراکدل	تھرڈ
		پرویش		
۱	۳۷۳۸۵	روپ کشن زارو	گوری شنکر مندرجہ	فسٹ
۲	۳۷۳۸۲	مکھن لال کھر	٫٫	سکنڈ
۳	۲۷۵۶۸	وجے کمار رینہ	گورنمنٹ اورینٹل کالج	تھرڈ
		پریچے		
۱	۱۳۷۹۷	ننا کماری بٹ	ناگام کشمیر	فسٹ
۲	۱۳۷۹۶	روپ کماری رازدان	ودیا بھون بڑہ یار	سکنڈ
۳	۱۳۷۸۴	نرنجن ناتھ رینہ	درباغ - شالیمار	تھرڈ

Zebeda Jillani of Medical College, Srinagar. receiving prize for Hon'ble G. M. Sadiq, Education Minister for securing a position in the Hindi Essay Competition & passing Prachey Ex.
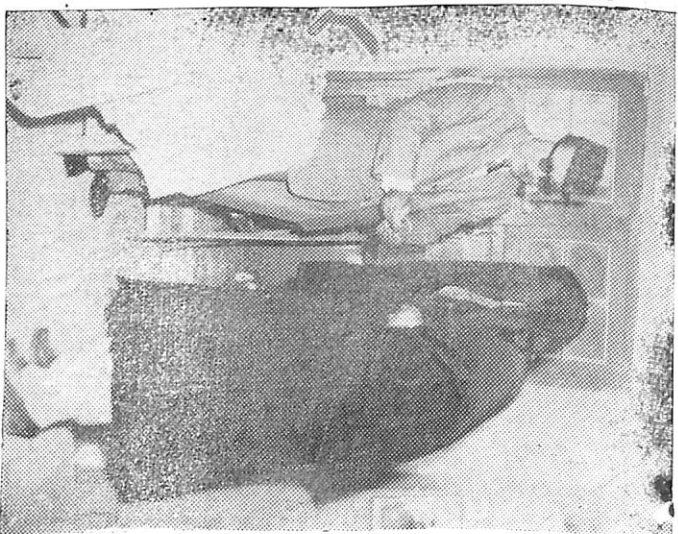
Amina Nizam-ud-din receiving Scholorship and prize from the Education Minister for taking interest in learning Hindi.

اپریل ۱۹۶۳ء

میں

جموں و کشمیر کے مختلف راشٹر بھاشا سنٹروں سے

امتحانات میں شامل ہونے والے اُمیدواروں کی تعداد!

نمبر شمار	نام سنٹر	کل تعداد	مسلم
۱	اچھن	۲۱	۵
۲	مارتنڈ	۱۵	۲
۳	بومئی (سوپور)	۲۲	۱
۴	سوپور	۳۷	۱۲
۵	دریاغ	۴۴	۱۳
۶	اننت ناگ	۲۳	۷
۷	چنکرال محلہ	۱۰	-
۸	نوگام	۲۲	۲
۹	ماگام	۵۳	۴۲
۱۰	واگام	۴۶	۶
۱۱	وانھورہ	۲۰	۱۳
۱۲	دیوکی آریہ پاٹھ شالہ (سرپتھری)	۱۵	-
۱۳	بارہ مولہ۔ نوشہرہ	۲۰	۱۱
۱۴	کنہ کدل	۱۰	۶
۱۵	گرلز مڈل سکول حمدل پورہ	۱۹	۱۹

نمبر شمار	نام سنٹر	کل تعداد	مسلم
۱۶	بٹہ ما پورہ	۵۲	۱۱
۱۷	مہلا مہاودیالیہ	۱۵	۲
۱۸	رنگہ ٹینگ	۳۱	۳
۱۹	اورینٹل کالج	۲۴	۱۵
۲۰	نیشنل ہائی سکول	۱۴	-
۲۱	وشوا بھارتی ہائی سکول	۳۴	۰
۲۲	کھرہ یار	۸	۳
۲۳	سناتن دہرم ہائی سکول	۲۱	۴
۲۴	ڈی اے .وی ہائی سکول امیراکدل	۵۶	۱۸
۲۵	ڈی اے .وی رعناواری	۵۳	۵
۲۶	اردو کالج شہید گنج	۲۴	۲۴
۲۷	جواہر نگر	۱۲	-
۲۸	ہندی پرچار سبھا	۶	-
۲۹	پنڈہ پورہ	۱۰	۱
۳۰	بڈی یار بالا	۱۰	۷
۳۱	رگھوناتھ مندر	۱۰	۳
۳۲	گوری شنکر مندر	۹	۲
۳۳	گنپت یار	۱۰	۶
۳۴	وسنتا ہائی سکول	۴۴	۱۹
	میزان	۸۲۹	۲۷۳

سیشن ستمبر سنہ ۱۹۶۳ء

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد	مسلم
۱	بارہ مولہ	۲۶	۰
۲	ماگام	۴۶	۲۴
۳	نوشہرہ بارہ مولہ	۱۷	۸
۴	لیہہ ۔ لداخ	۲۸	x
۵	درباغ	۳۱	۱۹
۶	ڈی۔اے۔وی رعناواری	۲۰	۱
۷	رنگہ ٹینگ	۲۰	۴
۸	اورینٹل کالج	۳۲	۷
۹	بلبل لنکر	۱۵	x
۱۰	نیشنل ہائی سکول	۲۳	x
۱۱	پیور ہوشیار	۲۹	۲
۱۲	کاوہ ڈارہ	۱۵	۱
۱۳	سوپور	۴۰	۳۴
۱۴	مارشنڈ	۳۲	۷
۱۵	جڈیبل	۲۰	۲۰
۱۶	نوگام	۹	۷
۱۷	واگام	۳۲	۶
۱۸	چانہ نگر	۳۰	۳

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد	مسلم
۱۹	ترہگام	۱۹	۳
۲۰	ہندی پرچار سبھا	۸	۳
۲۱	پنڈکرال محلہ	۷	۱
۲۲	کنہ کدل	۷	۱
۲۳	کھرہ یار	۵	x
۲۴	مہیلا سبھا ودیالیہ بربر شاہ	۷	x
۲۵	گوری شنکر مندر	۱۱	۳
۲۶	چھندہ پورہ	۹	۲
۲۷	گنپت یار	۹	۲
۲۸	روگناتھ مندر	۸	۲
۲۹	ہنڈی یار بالا	۷	۲
۳۰	دانگپورہ	۲۰	۲۰
۳۱	بٹہ یار	۰	۰
		۶۲۲	۱۶۷

راشٹر بھاشا ہندی کے حامی

۱- "راشٹر بھاشا پرچار سمتی واردھا نے بہت اچھا کام کیا ہے میں آشا کرتا ہوں کہ اس کی ترقی ہوگی اور آسان ہندی کو وہ سارے دیش میں پھیلائیگی۔"

پردھان منتری شری جواہر لعل نہرو مورخہ ۳-۳-۱۹۶۲

۲۔ "راشٹر بھاشا پرچار سمتی سے میری جانکاری آج کی نہیں، بلکہ اس کے جنم کال سے ہی کچھ نہ کچھ رہی ہے۔ اس تھوڑے سے کال میں اس انجمن نے جتنی ترقی کی ہے۔ اس کیلئے اس میں جتنے کام کرنے والے ہیں۔ سبھی بدھائی کے مستحق ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جس سرگرمی کے ساتھ انہوں نے اس کام کو شروع کیا ہے۔ اس کو دُگنا کرکے چلاویں" کیونکہ اس کام کی قومی اہمیت ہے"۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد، مارچ ۱۹۶۲ء

۳۔ راشٹر بھاشا پرچار سمتی نے ہندی پرچار کیلئے دیش میں اور دیش سے باہر بہت مفید کام کیا ہے۔ بیس لاکھ سے بھی زیادہ لوگ اس کے امتحانات سے لابھ اٹھا چکے ہیں۔ یہی اس کی عظیم کامیابی ہے۔

بخشی غلام محمد وزیراعظم جموں و کشمیر
مارچ ۶۲ء

۴۔ تمدن اور زبان کے معاملے میں کشمیر کے لوگوں میں کبھی کوئی جھگڑا نہیں رہا ہے۔ کشمیر میں جہاں ہندو بزرگوں اور شاعروں نے عربی اور فارسی میں کمال پیدا کیا۔ وہاں مسلمان بزرگ اور صاحبدل حضرات سنسکرت اور شاردا کا استعمال کرتے رہے۔ مسلمانوں نے سرسید احمد خان کے وقت میں انگریزی سے کنارہ کشی کرکے جو غلطی کی تھی، ہمیں اس زمانے میں جہاں تک ہندی کا تعلق ہے۔ اس غلطی کو نہیں دہرانا چاہیئے۔

غلام محمد صادق۔ ایجوکیشن منسٹر

راشٹر بھاشا کی ہم کس طرح سیوا کریں!

کچھ تجاویز

۱۔ ہم اپنا ہر روز کا کام راشٹر بھاشا ہندی یا ماتری زبان میں کرنے کا تہیہ کریں۔ کہ

ہندی کو بین الاقوامی پوزیشن والی قابل فخر قومی زبان بنائیں گے۔

۲۔ راشٹر بھاشا ہندی اور راشٹر بھاشا کے رسم الخط (لپی) دیوناگری کا سندیش گھر گھر پہنچا کر قومی ایکتا کے خیال کو مضبوط کریں!

(۳) راشٹر بھاشا ہندی اور صوبائی بھاشاؤں کی ترقی و توسیع کو ایک دوسرے کا معاون، complimentary، مان کر دونوں کا وکاس کریں گے۔

(۴) ایک ہردے ہو بھارت جننی " کے بنیادی مقصد کو راشٹر بھاشا ہندی کے پرچار کے ذریعہ پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

راشٹر بھاشا زندہ رہے! ناگری لپی امر رہے!

راشٹر بھاشا ہندی کے ناٹک ضرور پڑھیں

کوی شری مالا

یہ پستک راشٹر بھاشا پرچار سمیتی ۔۔۔ کی ۔۔۔ ۱۹۶۲ء میں

نسخہ سلور جوبلی کے موقعہ پر شایع کیگئی ۔ اور
اسمیں اسامی ۔ بنگالی ۔ گجراتی ۔ کنڈ ۔ ملیالیم ۔ مراٹھی
اڑیا ۔ پنجابی ۔ تامل ۔ تیلگو ۔ زبان کے دو ۔ دو
اور منی پوری سندھی ۔ کشمیری ۔ ہندی ۔ اردو
زبان کے ایک ایک ______ اس طرح ٢٥
شاعروں کی نظمیں ہیں ۔

قیمت ۔ دو روپیہ